اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

چندہ سالانہ
دو روپے
آٹھ آنے

جلد ۱۱ نمبر ۱۵ و ۱۶

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شایع ہوتا ہے

یکم و پندرہ اگست ۱۹۳۷ء | ۷ رجمادی الثانی ۱۳۵۶ سنہ ہجری

فہرست مضامین

نذر عقیدت بدربار خلافت ۵/۲۰

فہرست بقایاداران مصباح ۲/۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔

فہرست اسماء بقایا داران مصباح

پہلے ایک فہرست ۱۵ر جون کے مصباح میں چھپ چکی ہے جس میں ان بقایا داروں کے نام تھے جن کے ذمے دو دو تین تین سال کا چندہ ہے اور جن میں سے بہتوں کے نام اخبار بند کرنا پڑا التجاء کیگئی تھی کہ یہ خریدار مہربانی فرماکر حقوق العباد پہچانیں اور اپنے اپنے ذمے کا بقایا ادا کر دیں۔

اب آج کے پرچے میں وہ فہرست دیجاتی ہے جن کے نام اخبار جاری ہے اور سال حال یا ایک سال گذشتہ کا چندہ وصول نہیں ہوٗا اور تاحال اس اُمّید پر اخبار جاری ہے کہ وہ اپنا فرض پہچانینگے۔ براہ مہربانی اسے بغور ملاحظہ فرمالیں۔ اگر آپ کا نام اس میں ہے تو چندہ بذریعہ منی آرڈر بنام مینجر اخبار مصباح قادیان بھجوادیں صرف دو۲ آنے خرچ ہوں گے۔ ورنہ ہم وی پی کریں گے جس کے نتیجہ میں آپ کو پانچ آنے زائد دینے پڑیں گے۔ اور ہمیں الگ محنت کرنی پڑے گی۔ اور واپسی انکاری کی صورت میں نقصان الگ ہوگا۔ مجھے اُمید ہے کہ مصباحی بہنیں اپنے اخبار کو باقاعدہ جاری رکھنے اور پندرہ روزہ شائع ہونے میں مدد دیں گی۔ اور اس اپیل پر پوری پوری توجہ فرمائینگی۔

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا	نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا
۵	بخانہ میر محمدؐ اسماعیل صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء	۱۰۸	محمدؐ فقیر اللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۶	نظیر فاطمہ دختر چوہدری فقیر محمدؐ صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء	۱۴۷	پیر اکبر علی صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۹	اہلیہ محمدؐ اقبال حسین صاحب بی۔ اے	فروری ۱۹۳۶ء	۱۵۶	اہلیہ حکیم عبدالرحمٰن صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۲۲	مستری فاضل بیگ صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۷	امۃ الحمید صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء
۴۵	سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نوشہرہ	مئی ۱۹۳۶ء	۱۷۹	حاجی سلطان محمود محمدؐ یوسف	دسمبر ۱۹۳۵ء
۵۴	زینب بی بی صاحبہ	اپریل ۱۹۳۶ء	۱۸۹	اہلیہ بابو احمد اللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۵۹	اہلیہ بابو محمدؐ عمر صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۹۲	والدہ صاحبہ نسیم احمدؐ صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء
۷۵	اہلیہ نذیر احمدؐ صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۲۲۵	بیگم صاحبہ شیخ مسعود احمدؐ صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء
۹۲	افضل النساء بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء	۲۲۶	درخانہ چوہدری خدا بخش صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۹۶	اہلیہ مولوی ابراہیم صاحب	جون ۱۹۳۷ء	۲۳۸	اہلیہ وزارت حسین خاں	دسمبر ۱۹۳۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا	نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا
۲۷۷	شیخ احمد الدین صاحب ۔	دسمبر ۱۹۳۶ء	۴۸۲	اہلیہ مہتاب الدین صاحب	فروری ۱۹۳۷ء
۲۸۲	سید کریم بخش صاحب ۔	دسمبر ۱۹۳۵ء	۵۳۵	محمد اقبال صاحب ۔	مارچ ۱۹۳۷ء
۲۹۳	محمد اکبر صاحب ۔۔	جون ۱۹۳۷ء	۵۵۰	اہلیہ بابو مختار نبی صاحب	مارچ ۱۹۳۷ء
۲۹۶	والدہ ضیاء الدین احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۵۵۱	سیدہ بنت بابو اکبر علی صاحب	اپریل ۱۹۳۷ء
۳۰۱	اہلیہ قاضی محمد یوسف صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۵۷۳	اہلیہ چوہدری محمد شریف صاحب	جون ۱۹۳۷ء
۳۰۶	سیدہ محمود بنت سید میر محمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۵۷۷	محمد الدین صاحب	جون ۱۹۳۷ء
۳۱۰	سیدہ فضیلت اسلام صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء	۵۹۰	راجہ محمد سمیع اللہ صاحب	جون ۱۹۳۷ء
۳۲۲	والدہ صاحبہ میاں ناصر احمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء	۵۹۳	اہلیہ مولوی محمد یوسف صاحب	مارچ ۱۹۳۷ء
۳۲۳	سیدہ ام طاہر صاحبہ ۔	دسمبر ۱۹۳۶ء	۵۹۴	والدہ سردار امیر محمد خاں صاحب	مئی ۱۹۳۷ء
۳۳۸	اہلیہ خورد میر مرید احمد خاں صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۵۹۹	فاطمہ بیگم صاحبہ	مئی ۱۹۳۶ء
۳۴۸	طاہرہ خاتون صاحبہ ۔	دسمبر ۱۹۳۵ء	۶۰۹	مسز حفیظ صاحب	اگست ۱۹۳۶ء
۳۵۰	احمد حسین ولد بابو محمد حسین صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۶۱۷	سید فرزند علی شاہ صاحب	اگست ۱۹۳۵ء
۳۵۲	نصر اللہ صاحب احمدی ۔	دسمبر ۱۹۳۵ء	۶۲۴	منظور احمد صاحب	جون ۱۹۳۵ء
۳۷۵	اے ایم معرفت ڈاکٹر احمد خاں صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۶۳۹	اہلیہ چوہدری فضل احمد صاحب	ستمبر ۱۹۳۶ء
۳۸۰	اہلیہ حکیم احمد الدین صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۶۷۶	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب	اکتوبر ۱۹۳۶ء
۳۹۶	ہمشیرہ مرزا سلام اللہ صاحب	فروری ۱۹۳۶ء	۷۰۴	اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۴۰۰	اہلیہ ڈاکٹر حاجی احمد خان صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۷۰۹	عزیزہ سلمہ بنت چوہدری بشیر احمد	دسمبر ۱۹۳۵ء
۴۳۳	اہلیہ بابو عطاء محمد صاحب	فروری ۱۹۳۷ء	۷۱۹	اہلیہ میاں غلام علی صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۴۳۸	بخانہ شیخ اللہ بخش صاحب	جنوری ۱۹۳۶ء	۷۲۳	سید محمد فاضل شاہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء
۴۴۵	بخانہ ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب	فروری ۱۹۳۷ء	۷۳۷	اہلیہ صاحبہ راجہ علی محمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۴۴۸	اہلیہ مرزا معظم بیگ صاحب	فروری ۱۹۳۷ء	۷۳۹	محمد عبد المجید صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۴۶۱	عقیلہ بیگم صاحبہ ۔	فروری ۱۹۳۷ء	۷۴۰	شاہجہان بی بی صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۵ء
۴۶۲	مسز اے ایچ احمدی ۔	مارچ ۱۹۳۶ء	۷۵۰	چوہدری امیر علی صاحب	دسمبر ۱۹۳۷ء
۴۶۸	محمودہ بیگم و مبارکہ بیگم صاحبہ	مئی ۱۹۳۷ء	۷۸۵	اہلیہ قاضی محمد رشید صاحب	فروری ۱۹۳۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا	نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا
۷۹۹	عبد الوحید صاحب	اپریل سنہ ۱۹۳۶ء	۱۰۷۵	اُستانی منیر بیگم صاحبہ	اگست سنہ ۱۹۳۵ء
۸۰۰	چوہدری بشیر احمد صاحب	فروری سنہ ۱۹۳۷ء	۱۰۷۶	بابو محمد فاضل صاحب	فروری سنہ ۱۹۳۷ء
۸۱۶	صالح بیگم صاحبہ	مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	۱۰۸۴	مسز فضل الرحمٰن صاحب	مئی سنہ ۱۹۳۶ء
۸۲۴	اے۔ جی نصیر سٹاک۔	دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء	۱۰۸۸	والدہ منیر احمد صاحب	مئی سنہ ۱۹۳۷ء
۸۳۵	سیٹھ ابراہیم یوسف صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء	۱۰۹۵	اہلیہ مرزا ولاور علی بیگ صاحب	جون سنہ ۱۹۳۷ء
۸۳۹	ہمشیرہ میر احمد سعید صاحب	مئی سنہ ۱۹۳۶ء	۱۱۰۸	سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ	اگست سنہ ۱۹۳۷ء
۸۴۷	ہمشیرہ انور حسین صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء	۱۱۰۹	ڈاکٹر محمد حکیم اللہ صاحب	اگست سنہ ۱۹۳۶ء
۸۵۴	پروفیسر محمد صاحب	جون سنہ ۱۹۳۷ء	۱۱۱۲	مولوی آمنہ خاتون صاحبہ	اگست سنہ ۱۹۳۶ء
۸۶۲	سیدہ محمودہ صاحبہ	اگست سنہ ۱۹۳۷ء	۱۱۲۳	اہلیہ چوہدری محمد منصور خان صاحب	مئی سنہ ۱۹۳۶ء
۸۹۴	جلال الدین صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء	۱۱۳۸	اہلیہ بابو محمد منیر شاہ صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء
۹۱۸	اہلیہ صاحبہ ملک صاحب خاں صاحب	فروری سنہ ۱۹۳۷ء	۱۱۴۶	بخانہ ڈاکٹر نواب علی صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء
۹۳۰	والدہ محمد عزیز الرحمٰن صاحب	مئی سنہ ۱۹۳۵ء	۱۱۷۹	سلمہ بیگم دختر خدا بخش صاحب	جون سنہ ۱۹۳۷ء
۹۳۸	ڈاکٹر عبد العزیز صاحب	اپریل سنہ ۱۹۳۷ء	۱۱۹۴	فضل حق صاحب	اگست سنہ ۱۹۳۶ء
۹۴۲	سید مومن شاہ صاحب	اپریل سنہ ۱۹۳۶ء	۱۱۹۶	جمعدار فیروز الدین صاحب	اگست سنہ ۱۹۳۷ء
۹۴۸	آمنہ بیگم صاحبہ	مارچ سنہ ۱۹۳۶ء	۱۱۹۸	لجنہ اماء اللہ گوکھووال	اگست سنہ ۱۹۳۷ء
۹۶۱	اہلیہ چوہدری محمد سعید صاحب	فروری سنہ ۱۹۳۶ء	۱۲۰۱	حمیدہ بیگم صاحبہ۔	مارچ سنہ ۱۹۳۷ء
۹۶۷	ایم ایم سلیم اکبر صاحب	جون سنہ ۱۹۳۷ء	۱۲۱۲	مسز محمد نواز خان صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء
۹۹۹	میاں محمد ناصر صاحب	دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء	۱۲۲۸	اہلیہ نصیر احمد صاحب	جنوری سنہ ۱۹۳۷ء
۱۰۱۰	سکینہ بی بی صاحبہ	دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء	۱۲۴۷	بخانہ سید گلزار احمد صاحب	اپریل سنہ ۱۹۳۷ء
۱۰۱۳	سردار بیگم صاحبہ	دسمبر سنہ ۱۹۳۵ء	۱۲۴۸	اہلیہ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب	مارچ سنہ ۱۹۳۶ء
۱۰۳۹	محل نواب اکبر یار جنگ بہادر	جنوری سنہ ۱۹۳۷ء	۱۲۵۶	مولوی مختار احمد صاحب	مئی سنہ ۱۹۳۷ء
۱۰۴۵	اہلیہ ڈاکٹر عبد القیوم صاحب	جنوری سنہ ۱۹۳۷ء	۱۲۵۷	چوہدری مقصود علی صاحب	مئی سنہ ۱۹۳۷ء
۱۰۵۹	اہلیہ محمد بشیر الدین صاحب	مارچ سنہ ۱۹۳۷ء	۱۲۵۸	شیخ عزیز احمد صاحب	مارچ سنہ ۱۹۳۶ء
۱۰۶۶	زکیہ بیگم صاحبہ	اپریل سنہ ۱۹۳۷ء	۱۲۶۴	راجہ خان بہادر صاحب	جون سنہ ۱۹۳۷ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ فہرست صفحہ ۲۱ پر دیکھیں

۱۱۹

نذرِ عقیدت بحضور خلافت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ربّ العالمین کی ذات والاصفات سے اس خاکسار کو ابتداء ہی سے ایک نسبت غلامی رہی ہے۔ گذشتہ تیس سال میں قیام خلافت سے پہلے اور پھر اس کے بعد وقتاً فوقتاً اپنے اور جماعت کے جن جن جذبات دلی و اخلاص قلبی کا اظہار اس خاکسار نے کیا ہے۔ اسکا مجموعہ پیش کرنیکی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تا آپکے مکارم و محامد بچے بچے کی زبان پر کُل عالم میں پھیل جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔

ع گر قبول افتد زہے عزّ و شرف!

سنہ ۱۹۰۷ء

محمودؔ اور آپ کے بھائی جنانؔ کے پھول
یہ ہیں خدا کے پاک مسیح الزّمان کے پھول
خوشبو سے ان کی میرا معطّر دماغ ہے
کوئی دکھائے مجھکو ہیں ایسے کہاں کے پھول؟

سنہ ۹۰۹ء

محمودؔ ہے محمودِ زمانہ اکمل
ہر بات میں ہر فن میں یگانہ اکمل
یہ علم۔ یہ تقویٰ۔ یہ زباں کیا کہنا
دشمن کے لئے ہے جو زبانہ اکمل

آ کہ یہ مال نثار شہِ خوباں کر دیں
مال کیا چیز ہے قربان دل وجاں کر دیں
سوز ہو درد ہو اشعار میں ایسا اکملؔ
پیارے محمودؔ کو بھی آج غزل خواں کر دیں

اے آفتاب ایک مرا بھی پیام ہے
پہنچانا ہے اُسے جو جہاں کا امام ہے
محمودؔ جس کی کان کا رخشندہ لال ہے
احمدؔ چمن کا جس کے گلِ بے مثال ہے

جانم نثارِ کوچۂ آلِ مسیح باد
خاکم غبارِ چشم عدوئے قبیح باد

سوزِ دل سوزِ جگر سوزِ فراقِ احباب
گرمیٔ عشق ہے یاں سردیٔ کشمیر نہیں
نغمہ سنجی و نواسنجی کا کچھ لطف نہیں
ہمصفیر اپنا یہاں بلبلِ کشمیر نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سنہ ۱۹۱۰ء

میرزا محمود احمد نوجواں — متقی - فاضل - خدا کا میہماں
جب لکھے موتی پروئے آبدار — پھول جھڑتے ہیں جو کچھ کردے بیاں

سنہ ۱۹۱۱ء

پیام میرا انہیں دے جو درس سنتے ہیں — ریاض نور سے گلہائے نصح چنتے ہیں
ہزاروں چاند کے ٹکڑے بشکل نورانی — متاع حسن کی کردی جنہوں نے ارزانی
ہزاروں ایسے کہ محمود سے ایاز ہوئے — سراپا ناز تھے آکر ہمہ نیاز ہوئے
کسی کے نور کا ایسا ظہور ہے ہر وقت — کہ بلدہ طیبہ رب غفور ہے ہر وقت

آئی ہے عید قرباں قربانیاں مبارک — طبع رسا کو میری جولانیاں مبارک
دنیا میں بول بالا عقبیٰ میں شان اعلیٰ — فاروقیاں مبارک عثمانیاں مبارک
اس نور پرضیا کی محمود پارسا کی — دن رات ایسی گوہر افشانیاں مبارک

وقف کردے اپنا مال وجان تو — لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا
اک رسالہ بھی نکلتا ہے یہاں — ایڈیٹر جس کا ہمارا نوجواں
میرزا محمود احمد نام ہے — ناصر دیں - حامی اسلام ہے
ہے وہ فرزند مسیحائے زماں — مخلص و ہمدرد ابناء زماں

سنہ ۱۹۱۲ء

میرزا محمود صاحبزادۂ والاتبار — خود خدا ہی اجر ہو گا آپ کی خدمات کا
احمدیہ مدرسے پر جان بھی کردو نثار — پاس ہو کچھ بھی اگر احمدؑ کے ارشادات کا

آج ہر لب پہ سنا جاتا ہے نام محمود — آج ہر ایک کو ہے شوق سلام محمود
اللہ اللہ ہے کیا شان مقام محمود — مرحبا کہتے ہیں سب سن کے کلام محمود
صد مبارک کہ سفر ختم مہینے میں ہوا — بدر کامل کی طرح تھا یہ خرام محمود
اس سفر سے جو فوائد ہوئے ہم دیکھیں گے — احمدی مدرسے میں حسن نظام محمود
نور ہی نور نظر آئے گا کل عالم میں — روشنی دیگا عجب ماہ تمام محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دعا ہے کہ رہیں شاد بفضلِ مولیٰ — مرزا محمود و احبّاءِ کرام محمود

حال کیا ہوگا فراقِ یار میں — کوئی سنتا میری آہ و زاریاں
کون لیگا ہم غریبوں کی خبر — کس سے ہو سکتی ہیں یہ غم خواریاں
اب رلائے گی ہمیں دو دو پہر — یاد آ آ کر تری دلداریاں
کیا کہوں اس جا ترا نقشِ قدم — کیسی کیسی کرتا تھا گلکاریاں
اسقدر لمبا سفر چھوٹی سی عمر — اور یوں آسان ہوں دشواریاں
جھیلنی پڑتی ہیں پہلے مشکلیں — قوم سے ملتی ہیں پھر سرداریاں
یہ اولوالعزمی کے ہوتے ہیں نشاں — یہ بڑی ہمت کی ہیں تیاریاں
جس مقدس باپ کا بیٹا ہے تو — اس کے گلشن کی ہیں ہم بھی کیاریاں
آبیاری کا ذرا رکھنا خیال — ہاں دعاہائے سحر کی باریاں

بشیر احمدؐ شریف احمدؐ تو اکثر ملتے رہتے ہیں — مگر محمود احمدؐ کب میسّر ہو ترا ملنا
جو میرے دلمیں رہتے ہیں مری آنکھوں میں پھرتے ہیں — یہ مشکل ہے کہ مشکل ہو گیا ان کا پتا ملنا

کس کی آہیں روضۂ احمدؐ پہ یکسر چھا گئیں — اشکِ پیہم کی تراوش ابر کے پانی سی ہے
تیرے گھر میں کسکی فریادوں کا اتنا شور ہے — ہو نہ ہو آواز لیکن ماہِ کنعانی سی ہے
ماہِ کنعاں کون یعنی یوسفِ مصرِ مسیح — جس کی سیرت اور صورت قدرتِ ثانی سی ہے
نام بھی محمود جس کا، کام بھی محمود ہے۔ — اسکی عظمت میرے دلمیں شاہ جیلانی سی ہے
دیکھئے کب لوٹتا ہے حاجیوں کا قافلہ — انتظار یار میں اکثر پریشانی سی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبِّ اہلِ بیت و مخلص مامور یزدانی — بڑی سرکار سے وابستہ ہوں میں جنکے دل سے
جوانی میں نہایت پارسا محمود احمدؐ ہیں — اگر شک ہو شہادت آ کے لیلو گل ڈویژن سے

۶ سمبر ۱۹۱۳ء

ہمارے مہدیٔ موعود کے فرزند آ پہنچے — خدا کا شکر بیت اللہ سے خورسند آ پہنچے
نہایت مہربانی سے ہمیں خطبے سنائیں گے — خلوص و اتقا سے دینے والے پند آ پہنچے

سفر مکہ معظمہ

واپسی از حج کعبہ

تمام احباب شیریں کام ہونے والے ہیں اکملؔ ہے جن کی میٹھی میٹھی بات مصری قند آپہنچے

مبارک صد مبارک میرزا محمود آپہنچے! مرے مخدوم ابن مہدئ موعود آپہنچے
اولوالعزم زمانہ کامیاب و کامراں آئے! کہ پاکر دنیوی و اخروی مقصود آپہنچے!
ہدایت پانیوالوں پہ خدا کا فضل ہے اکملؔ مسیح وقت کے وہ شاہد و مشہود آپہنچے

حشر کے دن پرسشِ اعمال پر میرا جواب بس یہی ہوگا کہ حُبِّ میرزا رکھتا ہوں مَیں
نور کے سایہ میں اکملؔ الفت محمود کی صد حکایت ہائے دردِ لا دوا رکھتا ہوں مَیں

دیکھو گے جب اٹھیں گے تبلیغ کے لئے ہم اور سامنے ہمارے روما و روم ہوگا
یہ ہند و سندھ کابل لندن فرانس جرمن افریقہ و امریکا سب میں قدوم ہوگا
پھیلے گا نور دیں کا۔ عرفاں کا یقیں کا محمود ابن مہدی بدر النجوم ہوگا
(جون ۱۹۱۳ء)

مبارک میرزا محمود کو اغیار کے طعنے کہ ان طعنوں کا اندازِ بیاں کچھ اور کہتا ہے
تمہارے باپ کو بھی گالیاں نادان دیتے تھے مگر صَلِّ علیٰ اب بیگماں کچھ اور کہتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دس بجے چھبیس سے بھی خوب مجھکو یاد ہے درد دل میں اور لب پر نالہ و فریاد ہے
مَیں وہی اکملؔ ہوں لیکن ہے کہاں اکملؔ نواز اب تو قسمت سے اکٹھے ہوں گے محمود و ایاز
(اکتوبر ۱۹۱۳ء)

بُتکدوں پر سطوتِ محمود جب غالب ہوئی بُت پرستی اٹھ گئی بدکاریاں جاتی رہیں
مست صہباءِ محبت پھر رہے ہیں ہوشیار غافلوں سے بھی وہ سہل انگاریاں جاتی رہیں

قلب درد آمود ہو۔ پھر عاقبت محمود ہو از پئے اسلام ہو جو کچھ بھی ہو یا رَبَّنَا

انجمن انصار کے سیکرٹری سے مَیں ملا اور پُوچھا کیوں بھئی کیا بات ہے کیا ماجرا
مُسکرا کے مجھ سے وہ کہنے لگا کچھ بھی نہیں ہم تو ہیں واللہ وفاداران احمد مجتبیٰ

کام ہے تبلیغ اپنا اور جب موقع ملے
درس قرآن و احادیثِ محمدؐ مصطفےٰ

اور بدظنی نہ کرنا اپنے بھائی پر کبھی
اتحاد باہمی۔ جھگڑوں سے بچنا۔ اتقا

پھر خلیفے کی اطاعت میں رہیں سرگرم ہم
اس کے ارشادات کی تعمیل ہو صبح و مساء

پھر ہمارا فرض ہے پابندئ صوم و صلوٰۃ
کچھ نوافل بھی بڑی کوشش سے لائیں ہم بجا

حضرت خیر الرسل پر بھیجیں کثرت سے درود
جنمیں شامل ہو خدا کا وہ مسیحِ مجتبیٰ

جس کے پیارے بیٹے حضرت میرزا محمودؔ نے
انجمن انصار کو اخلاص سے قائم کیا

مثل دستانہ تجھے ہمدستیٔ محبوب ہو
عاقبت محمود۔ صحبت صحبتِ مرغوب ہو

بہ عہدِ خلافت ثانیہ
سنہ ۱۹۱۴ء

ہو اک امام مقتدا محمود احمدؐ میرزا
ہر دلعزیز و پارسا۔ عالم باعمالِ متیں

فاروق ہے سرگرم ہے دل کا نہایت نرم ہے
آنکھوں میں اس کی شرم ہے۔ چہرہ ہے یا ماہ مبیں

اے کاش وہ آتے یہاں قرآن کا سنتے بیاں
وہ نکتہ ہائے بستاں جو ہیں غذائے مومنیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہا میں نے اولوالعزم زمانہ کس کے حق میں ہے
بتاؤ کونسا مہتاب انور اس شفق میں ہے

علیٰ رغمِ حریفاں کامیابی کس کے حق میں ہے
جھکا دینا دلوں کا قدرتِ ربّ الفلق میں ہے

کہا میں نے کہ محمود خلائق کون ہے آخر
کرم میں اتقا میں سب سے فائق کون ہے آخر

علوم معرفت میں بحر رائق کون ہے آخر
امام سلسلہ بننے کے لائق کون ہے آخر

کہا میں نے جو نورالدینؓ نے پہلے وصیت کی
لکھی تھی نام کس کے اسمیں یہ مسندِ خلافت کی

ازاں پس بار دوئم کس کی ان لفظوں میں مدحت کی
کہ جس سے سامنے آ جائے صورت ثانی قدرت کی

کہا میں نے کہ وہ جو مصلح موعود آنا تھا
بشیرِ اوّل کے ساتھ اللہ کو مولود لانا تھا

وہ نورالدین نے بھی تو یہی محمود مانا تھا
اسی کو نصِّ ہاں فضلِ عمرؓ مسعود جانا تھا

تو وہ بولا کہ اتنی جلد پوری پیشگوئی ہو
یہ ہے منصوبہ بازی ہم نہ مانیں خواہ کوئی ہو

نصیب دشمناں یارب ملال طبع جاناں ہو
سنیں پھر اس زباں گوہر فشاں سے درس قرآں کا

ارشاد ہے کہ قدرت ثانی بھی آئیگی — یعنی ہے مرے بعد خلافت مرا نشاں
فرزند اک گرامی و دلبند فضل ہے — محمود نام مصلح موعود اس کی شاں
احمدؑ کا ہے جو حسن میں احسان میں نظیر — کہتے ہیں اسکو غاصب و مشرک یہ بدگماں

بتوں میں بت شکن پایا یہ ہے معراج عشق اپنی — مجھے غزنی سے پھر محمود کا ملنا نہیں بھولا
وہ عیسیٰؑ آچکا اب ابن عیسیٰؑ کا زمانہ ہے — مگر مسجد کا مُلّا "آئیگا عیسیٰ" نہیں بھولا

اے کہ عالم میں ہے تو ایک نشانِ میرزا — تیرے کاموں سے بڑھی اور بھی شانِ مرزا
کیا اثر ہے کہ دل و جان ہیں قائل اس کے — آگئی مُنہ میں تیرے گویا زبانِ مرزا
ناطقہ بند کیا اہل زباں کا تونے — حق نے بخشا ہے تجھے حسن بیانِ مرزا
کیوں نہ سب جان جہاں تجھکو پکاریں جاناں — قوم کی روح ہے تو اور ہے جانِ مرزا
نام محمود تیرا کام بھی محمود تیرے — حسن و احساں میں بھی ہے روح وروانِ مرزا
کان سُنتے ہیں تیری بات زباں کہتی ہے — تو ہے موعودِ خدا گوہر کانِ مرزا
یعنی تو فضلِ عمر۔ فارقِ حق و باطل — جس کے آنے سے ہے قائم وہی آنِ مرزا
بہترین عالم قرآن و حدیث و سنّت — وارث علم لدنّی و جنانِ مرزا
پیشہ اکمل کا نہیں مدح سرائی لیکن — حق نے دکھلائی تیری شان میں شانِ مرزا

عاشقوں کو انتظارِ جلوۂ محمود تھا — قدرتِ ثانی کے جُھلے میں نشاں کوئی نہ تھا

وقت آپہنچا کہ ظاہر ہو وہ "رحمت کا نشاں" — امّتِ احمد کا چونکہ نگہباں کوئی نہ تھا

۱۹۱۵ء

خطاب بہ حضرت خلیفہ اوّل

جو وصیّت تونے کی ہم نے عمل اس پر کیا — پالیا وہ جانشیں تیرا۔ خدا کا مجتبیٰ
جو عفوُ عمّ النّاس ہے۔ دل کا نہایت ہی حلیم — اور اپنی شان میں ہر دلعزیز و پارسا
احمدیت کی اشاعت میں بڑا سرگرم ہے — رات دن اسکو یہی دھن ہے یہی ہے مشغلہ
ہاں وہی بیٹا مسیحا کا جو پیارا تھا تجھے — مصلح موعود جس کو ایک دن تُونے لکھا (پسر موعود)
نام ہی محمود ہے جسکا وہ کیوں مذموم ہو — یہ وہ پیارا نام ہے جان و دلم برقے فدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

122

ابتدا ہی سے ہمیں نسبت ہے کچھ اس نام سے
یعنی وہ محمود حق - احمدؐ ہوا محمود قوم

یاد ابّا میکہ بر مارفت طرفہ ماجرا
جس کی یادِ حسن میں آساں ہے سب کچھ چھوڑنا

وہ آئیں ادھر نور مرے چاند کا دیکھیں
اس وقت بشر اور بھی گذرے ہیں نظر سے
ہیں علم و فضیلت میں نظیر آپ ہی اپنی

تاریکی میں جنکو کوئی رستہ نہیں ملتا
لیکن کوئی محمود سا پیارا نہیں ملتا
واللہ اولوالعزم بھی ان سا نہیں ملتا

اپنے محمود کی شوکت کو نمایاں کردے
اس نبی پاک مسیحائے زماں کے صدقے

سلسلے میں ہو ترقی کا وفور اے مولیٰ
سن لے اکملؔ کی دعائیں تو ضرور اے مولیٰ

تم فخر رسل ہو سیّدنا۔ تم فضلِ عمر ہو سیّدنا
محمود جہاں ہو سیّدنا۔ مسعود زماں ہو سیّدنا
تم راہ دیارِ احمدؐ ہو۔ تم شاہسوار احمدؐ ہو
تم نور نظر ہو مہدی کے۔ تم لختِ جگر ہو مہدی کے
اللہ نے خلافت بخشی ہے۔ پھر اتنی لیاقت بخشی ہے

تم مصلح کل ہو سیّدنا۔ تم شمس و قمر ہو سیّدنا
مقصود شہاں ہو سیّدنا۔ ممدوح بشر ہو سیّدنا
تم رنگ بہار احمدؐ ہو۔ جنّت کے ثمر ہو سیّدنا
تم شمس و قمر ہو مہدی کے۔ موعود پسر ہو سیّدنا
ہر طرح حکومت بخشی ہے۔ باشوکت و فر ہو سیّدنا

قافیہ خلافت سے

کچھ تیر ہیں بجھے ہوئے زہر شدید میں
یہ سب چلائے جائیں گے آلِ مسیح پر
مَیں نے کہا کہ جاؤ ڈراتے ہو کِس کو تم
اللہ ہمارا حافظ و ناصر ہے ہر گھڑی

کچھ گولے ہیں ڈھلے ہوئے کارخانہ یزید میں
حملے ضرور ہوں گے کمالِ مسیح پر
اور تیز تیز دانت دکھاتے ہو کِس کو تم
ہم عاجزوں پہ اس کی عنایات ہیں بڑی

۱۹۱۶ء

ردیف پیاری

اے تازہ واردانِ گلستان کوئے یار
کیا گُل کھلائے گلشن حسن و جمال میں
ہے کون رازدار سراپردۂ حبیب

خوشبو سناؤ کیسی ہے میرے گلاب کی
رنگت نکھر رہی تھی کسی کے شباب کی
پروانگی نصیب ہے کِس کو جناب کی

چاند بدلی میں چھپا رہتا ہے غمناک ہوں مَیں
ہائے تم چیز ہی ایسی ہو کہ دیکھیں دن رات

پھر وہی جلوہ نہ جبتک ہو تہِ خاک ہوں مَیں
یہ نہ سمجھے کوئی بدظن کہ ہوس ناک ہوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید فطر

چاند بدلی سے نکل آیا مبارک ہووے
چاندنی صحن میں دیکھے جیسے کچھ شک ہووے

جوں جوں سنتا تھا میں احوال جناب اقدس
کیا کہوں میرے کلیجے میں جو دھک دھک ہووے

جسم سے روح جدا ہو تو کچھ افسوس نہیں
ہاں تعلق نہ تری ذات سے منفک ہووے

جو مٹاتا ہے زمانہ تو مٹا دے مجھ کو
لوحِ دل سے نہ ترا نام مگر حک ہووے

کفش بردار کی شوکت کا تری کیا کہنا
جیسے سعد بن ابی بکر اتابک ہووے

ہر جگہ فیض ترا نام ترا کام ترا
انگلستان ہو۔ پنجاب ہو رنک ہووے

دُنیا کا نہ کچھ پاس ہے نہ دین کا کچھ خوف
محمودِ خداوند پہ ناوک فگنی ہے

یہ حالت بد دیکھ کے مَیں اور کہوں کیا؟
بدبخت ہے وہ ماں جو یہ فرزند جنی ہے

کل جسکو یہ دعویٰ تھا فدائی ہوں تمہارا
وہ دشمن جانی ہُوا "اللہ غنی" ہے

جس کو محمُودِ خداوند جہاں کہتا ہو
زندگی تیری اسی پاک کے دشنام میں ہے

احمدی ہو تو میری بات نہ بھولو کہ نجات
قادیاں وُالے کی اس آل کے اکرام میں ہے

ان کی شرمیلی نگاہ میں ہیں غضب کی شوخیاں
جانتا ہوں مَیں بہت اچھی طرح سے خوئے دوست

آرزوئیں اور سب پوری ہوئیں اک رہ گئی
مِٹ کے ہو جاؤں یہیں اکمل غبار کوئے دوست

۱۹۱۷ء

بٹالے والو خوش ہو جاؤ پھر ابر بہار آیا
مرے محبوب کے چہرے کی رنگت کا نکھار آیا

وہ جسکی ایک ٹھوکر مایۂ عیش دو عالم ہے
وہی ہاں ہاں وہی محو خرام ناز یار آیا

محمدؐ نے احمدؑ میں جلوہ دکھایا
تو اپنی نبوّت بھی وہ ساتھ لایا

پھر اس کا پلوٹھا خلیفہ بنایا
مگر پھر گئے ہیں عقیدے کے کچّے

مرے پیارے بچّے مری جان بچّے

---

۱۵ رمضان

حسن یوسف لحن داؤدی نے بیخود کر دیا
اے سرو جان و دلم باشند نثارِ قادیاں

طالبان دید کو مژدہ۔ بصد غنج و دلال
جلوہ افروز دلستاں ہے نگارِ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

123

(ہم اور خطرات)

تشنگان آبِ عرفاں کو یہ خوشخبری کہ ہے — چشمۂ کوثر سے جاری آبشارِ قادیاں
جام بھر بھر کر پلائے گا تمہیں ساقی مرا — اور بھی بڑھ جائے گا جس سے وقارِ قادیاں
مسجدِ اقصیٰ میں آئے صائمین و صائمات — تا سُنیں درسِ کلامِ کردگارِ قادیاں
کیا بتاؤں چار گھنٹے تک سُنا کا نونے کیا — مست و بیخود ہو گیا ہر ہوشیارِ قادیاں
روحِ عیسیٰ چرخِ چارم سے پکاری وجد میں — مرحبا ابنِ مسیح نامدارِ قادیاں

تمہارے ہاتھ کے ساقی وہ ساغر یاد آتے ہیں — شرابِ معرفت کے گھونٹ اکثر یاد آتے ہیں
مزا جو چٹکیوں میں ہے کچوکوں میں نہیں ہوتا — تمہارے عشوہائے ناز پرور یاد آتے ہیں
دلِ ناداں کو بہلایا اسے ہر چند پھسلایا — مگر کیا کیجئے وہ تو برابر یاد آتے ہیں

دو ہی دن میں رنج و فرقت کا گلا ہونے لگا — خوب ظاہر شیوۂ صبر و رضا ہونے لگا
ہر نماز شوق میری ہو ہی جاتی ہے قضا — جب سے انکا حسن سرگرم ادا ہونے لگا
اس مئے کہنہ کے دو ہی گھونٹ پلوا دو مجھے — حال بد سے بدتریں ساقی مرا ہونے لگا

۱۹۱۸ء

(اکمل پر اتنا صحرا سے)

اس ترے کم سن پہ دیکھ آیا ہے کیا حسن شباب — لوٹ لے ساری بہاریں مرحبا خوش آمدی
دیکھ تو کیسی کھچی ہے اس کے ابرو کی کمان — تیر مژگاں کا نشانہ دل بنا خوش آمدی
ہے جوانی جوش پر زلف دو تا ہے دوش پر — تا کمر پہنچی تو کیا ہو گا بتا؟ خوش آمدی
مدھ بھری نیناں میں سُرخی کی جھلک کہتی ہے کیا — آنکھوں ہی آنکھوں میں مجھ سے بول جا خوش آمدی
آ رہی تھی سب کو جس یوسف کی خوشبو دیر سے — آج ہے ہر سو وہی جلوہ نما خوش آمدی

مبارک ہو کہ محمود زمن آیا ہے پٹیالے — خلافت کی ردا دوشِ حیا پر ناز سے ڈالے
محمدؐ دیکھنے کا شوق تھا احمدؐ میں دیکھا ہے — اب احمدؐ دیکھنے والا اسے محمود میں پالے
مبارک ہو کہ موعود خدا خود چل کے گھر آیا — نگاہِ شوق گرمالے دلِ شیدا قدم جالے
عیاں ہے سورۂ والشمس سے تفسیر چہرے کی — سوادِ زلف ہیں واللیل کے معنے میں پڑھوالے
تصدق تجھ پہ جانیں احمدی خدام کی ہو دیں — مرے مرشد مرے ہادی مرے اے قادیاں والے

۱۹۱۹ء

پرنس

برلبِ دریا وہ میرا ماہِ کامل دیکھئے — روشنی بخش جہان دیدۂ و دل دیکھئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو لڑے میں یا علی پور سیداں میں کچھ نہیں
قادیاں دار الاماں میں پیر کامل دیکھئے

ازل ہی سے تمہارے نام میں مخفی بشارت ہے
کہ یہ نقش مسیحائی کئی مُردے جلائے گا

منوّر ساری دنیا کو کرے گا چاند نبیوں کا
بساط وصل میرا ساقیٔ وحدت بچھائے گا

خلافت ناز کرتی ہے شہِ محمود احمدؐ پر
وُہی بگڑی ہُوئی تقدیر اکمل کی بنائے گا

۱۹۲۰ء

اس علاقے میں رہیں اتنی خبر لیکن نہیں
آپ کا موعود بیٹا آجکل ہے جانشیں

حسن و احسان میں نظیر مہدیٔ اسلام ہے
مصلح حق میرزا محمود احمدؐ نام ہے

اسکی چوکھٹ پہ جبیں رکھنے سے رفعت ملتی ہے
دین و دنیا میں خدا شاہد ہے عزت ملتی ہے

۱۹۲۳ء

ابھی تو ساقیٔ نوخیز کی خوشامد ہے
جناب شیخ کا بھی احترام کرلیں گے

وہ اپنے چاند سے مکھڑے پہ ڈالکر گیسو
ابھی جو چاہیں تو یہ صبحِ شام کرلیں گے

کون میخانہ میں جائے کہ ہوں کمزور بہت
مے ساقی مجھے پلوا دے یہیں تھوڑی سی

اے مسیحائے زماں صدقۂ آل اطہرؑ
مقبرے میں مجھے مل جائے زمیں تھوڑی سی

۱۹۲۲ء

شکوۂ بُت شکنی کر رہے تھے آپس میں
تنگ محمود کے حملوں سے ہے جانِ لاہور

اتنے میں آگیا محمود زماں کا سرہنگ
دم بخود رہ گئے دہشت سے نبانِ لاہور

۱۹۲۳ء

قدم لینے کو فتح و نصرت ایزد چلی آئی
جدھر باگیں اٹھیں محمود احمدؐ میرے آقا کی

ستائش کر رہی ہے ساری دنیا خدمتِ دیں پر
امیر المومنین فضلِ عمر محمود مرزا کی

دیا تھا مال اب جاں بھی فدا کردوں یہی خواہش ہے
تمہارے حسن عشوہ ساز کے پیہم تقاضا کی

۱۹۲۴ء

کھُل گیا ہے درِ خمخانہ بڑھو مے خوارو
اب نہ نکلے یہ کسی لب سے کہ ہوشیار ہوں مَیں

شانِ محمود کہ جلسے میں ہے دیکھی اکملؔ
اسی نظارہ کا دوبارہ طلب گار ہوں مَیں

مغربی قوم جو یہ کہتی ہے اسکا حق ہے
کہ تماشائے جمالِ مہ یکتا کرلوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری ادنیٰ سی یہ خدمت ہے کہ تیری خاطر
ہو گیا شکر خدا تحفۂ[1] کابل تیار
میوۂ نورس بستان مسیحا ہے یہی

جو گوارا نہ ہو اسکو بھی گوارا کر لوں
مَیں بھی نظارۂ انوار ثریا کر لوں
یہ غذا روح کی مَیں دہر کا بھوکا کر لوں

[1] یعنی دعوۃ الامیر

خدا رکھے تمہیں ہو یوسف موعود دوراں میں
پکار اٹھے تھے یوں گھبرا کے ہم حال پریشاں میں

تمہیں سے رونقیں ہیں احمد مرسل کے بستاں میں
الٰہی رنگ یہ کب تک رہیگا ہجر جاناں میں

کہ روز بے دلی گذرا تو شام انتظار آئی

بچھا دوں راہ میں آنکھیں قدم تیرے پڑیں اُن پر
عطا کا وقت ہے لے جا رہے ہیں جھولیاں بھر بھر

خدا میری جو شن لے تو چمک اُٹھے مرا اختر
اُتری محفل سے لے پیر مغان عاشقی اکثر

مشیخت نے نواز آئی فضیلت سے گسار آئی

نمونہ ہو مسیحائے زماں کے حسن و احساں کا
نصیب اکمل مشتاق رہنا کوئے جاناں کا

بڑھے سرمایہ روز و شب ترے اقبال و عرفاں کا
پھلا پھولا رہے گلزار یا رب حسن جاناں کا

مجھے اس باغ کے ہر پھول سے خوشبوئے یار آئی

سنہ ۱۹۲۵ء

ایک ہی ضرب میں نوڑا بت بہجی کا طلسم
طور اُگتے ہیں زمینوں سے بجائے سبزہ
دیکھ لینا کسی دن سینکڑوں نجدی عربی

تو سلامت رہے محمود جہاں بانیٔ شوق
کہ ہے قبضے میں ترے آج جہانبانیٔ شوق
اہل فارس کے لئے بن گئے طہرانیٔ شوق

سنہ ۱۹۲۶ء

ٹوٹ جائیگا طلسم بت بہجی یکدم
لہریں اٹھتی ہیں مرے قلب میں کیا کیا اکمل

جب کوئی طلعت محمود نمودار ہوئی
جب سے یاں برق کی تار از پئے گفتار ہوئی

سنہ ۱۹۲۷ء

عکّے کے بت کدے میں زنجیر در ہلا کے
محمود مصطفٰے نے غزنیٔ حق سے آ کے
ناگاہ قادیاں سے بجلی نئی کی چمکی

روتے ہیں سر پلا کے بپتا سنا سنا کے
باقی نہ کچھ بھی چھوڑا سب رکھ دیا مٹا کے
بہجی طلسم ٹوٹا اس روز سے وہ دکی

افسوس ہے قضا ہوئی میری نماز شوق
محمود تیرے حسن کی ہیں جلوہ ریزیاں

یعنی ادا نہ ہو سکا مجھ سے نیاز شوق
ہر ایک احمدی نظر آئے ایاز شوق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تجھ کو بنایا شمع سرا پردۂ جمال
تو مجھ کو اپنی مہر سے پروانہ کر دیا

شملہ میں اتحاد کی بنیاد رکھ تو دی
گو ہندوؤں نے بزم کو ویرانہ کر دیا

گنجینۂ معارف قرآن لٹائیں گے
اعلان عام جلسۂ سالانہ کر دیا

۱۹۲۸ء

تم جو کرتے ہو بجا کرتے ہو جو کہتے ہو حق
قول و فعل و حرکت پر ہے نہ دل سے صاد

درِ جاناں پہ صدائیں دیئے جاؤ اکمل
اِس طرف بھی نگہ لطف ہو "خانہ آباد"

دامن پہ پڑھ رہے ہیں فرشتے نماز شوق
محمود حق نے پائی طہارت کی زندگی

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند
خود دیکھ لیجے نور کی ظلمت کی زندگی

سچ ہے کہ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ
دکھلائی دے رہی ہے صداقت کی زندگی

ایمان چاہتے ہو خلافت کا ساتھ دو
جانو اسی میں ساری جماعت کی زندگی

۱۹۲۹ء

ان بتِ بھی کے پانڈوں میں کہاں مردان عشق
پائے محمودِ زمن میں پاؤ گے مستان درد

کوئی بے دردان عالم کو مرا پیغام دے
قادیاں دارالاماں میں نکلی ہے اک کان درد

تہمتیں دیتے ہیں ملکوت کو بے جرم و ثبوت
ایک بھی ان میں سے قرآن کا عامل نہ رہا

حسن محمود کے جلوے ہیں ضیا پاش جہاں
بے بصیرت ہے جو دیدار کے قابل نہ رہا

آستانِ درِ محمود سے جائیں گے کہاں
یہ وہ جنت ہے کہ فردوس میں پائینگے کہاں

علم قرآں ہو۔ عمل درجۂ احسان میں ہو
جامع ہر دو کمالات وہ لائیں گے کہاں

رستگاری ہے اسیروں کی مقدر ہو چکی
دست محمود زمن پر بے شبہ بے التباس

اور کل دنیا کی قومیں جمع ہونگی ایک دن
یہ نہ سمجھا جائے کوئی بندہ اکمل کا قیاس

ہم پیروئے مسلک محمود کرینگے
راہیں جو فسادوں کی ہیں مسدود کرینگے

جانیں بھی چلی جائیں تو اسلام نہ چھوٹے
یہ عہد بعہد شہِ مسعود کریں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس بات پر اڑ جائینگے کروا کے رہینگے
قائم عَلَمِ سطوتِ محمود کرینگے

ہر قول میں ہر محفل میں ہر حال میں اکمل
ہم پیرویٔ مسلک محمود کرینگے

سنہ ۱۹۳۰ء

جب سے ہے جلوہ فگن طلعتِ محمودِ زمن
ہو چکیں ختم حکایات بتاں کی راتیں

عشق دل کھول کے ارماں نکالے اپنے
حسن تابان و زمستاں رمضاں کی راتیں

اے خاندان حضرت مہدی امام حق
تم سے ہوا بلند زمانے میں نام حق

پھیلی تمہارے دم سے زمانے میں روشنی
پھوٹا ہے ایک چشمہ نور کلام حق

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہے تمہارے ساتھ
ہم نے ہزار بار سنا یہ پیام حق

تم پر خدا کی رحمت خاصہ کا ہے نزول
قائم ہوا تمہیں سے یہ سارا نظام حق

ایمان لانیوالے ثریا سے تم ہی ہو
ہاں ہاں تمہیں نے آکے دکھایا مقام حق

تم ہو نجوم جن کی ہدایت سے رہ ملے
محمود کا وجود ہے ماہ تمام حق

تطہیر پر تمہاری ہے شاہد خدائے پاک
تقویٰ سے بن گئے ہو ائمہ کرام حق

ہر رجس سے ہو پاک سراپا ہی نور ہو
روشن تمہارے نام سے ہوتا ہے کام حق

دامن تمہارا پاک ہے ہر نقص و عیب سے
وہ مشک ہو کہ جس سے معطر مشام حق

مدّاح اہل بیت مسیح محمدی
اکمل تمہارا خادم و سرمستِ جام حق

زندہ باش و شادزی فضلِ عمر پیارے امام
اے خدا بین جانِ اکمل والئ دار السّلام

فتح و نصرت چومنے آئی قدم بالالتزام
تو نے جس میداں میں ڈالا سمند تیز گام

تو نے پھونکی جسم عالم میں عجب روحِ حیات
تجھ سے زندہ ہو گیا پھر حضرت عیسےٰ کا نام

سنہ ۱۹۳۱ء

خدا نے بخشی خلعت تجھے خلافت کی
قبا ازل سے عنائیت ہوئی خلافت کی

دعا ہے شاہد حسن نظام ملّت کی
"ترا شباب ترقی کرے قیامت کی"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھلی زمانے میں جسدم فضیلتِ محمود
خدا نے رکھ دیا جب نام آپ کا محمود
جو مجرمین نے دیکھی سیاستِ محمود
جو دوستوں سے سنو گے عدالتِ محمود
بنا دیا تھا خدا نے کہ وہ تو یوسف ہے
مخالفت کو جو اٹھا دکھا دیا رنیچا۔
یہ وعدہ مالک قدر و قضا کا ہے صادق
بگاڑ سکتے نہیں آپ کا عدو کچھ بھی
بصد خلوص و عا ہے یہ عاجزہ اکمل کی

بفضلِ حق ہوئی قائم خلافتِ محمود
تو خود بُرا ہے کرے جو مذمتِ محمود
تو مخلصین ہیں آگاہِ رافتِ محمود
تو دشمنوں سے سلوک و مروتِ محمود
کہ تا نہ ہو سکے انکار عصمتِ محمود
کہ چاہتا ہے خداوند رفعتِ محمود
رہے گی کفر پہ غالب جماعتِ محمود
فرشتے کرتے ہیں ہر دم حفاظتِ محمود
کرے ترقی جاوید دولتِ محمود

سنہ ۱۹۳۴ء

کہاں ہے حاسد بدگو کہاں ہے
وہی ہم ہیں وہی دارالاماں ہے
وہ دیکھے صدق صادق کا عیاں ہے
خدا نے شان محمد دی دکھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہوئے ناکام آخر فتنہ ساماں
بڑھی ہے شان یوسف پاک داماں
بنے پھرتے تھے جو فرعون وہامان
و ذلک فضل مولیٰ الکل ھادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

فضل ہادی فیض مہدی ہے کہ اکمل کا دماغ
عشق کا ہل چاہیئے پھر حسن مائل دیکھئے

ہے معنبر گیسوئے محمود کی بُو باس سے
الحذر اس شکوۂ بیدردئی واحساس سے

خدا کے فضل سے پھر آگیا جلسہ دسمبر کا
خدا خود ان دنوں میں آسماں سے گویا اُترے گا
تمنائیں بر آئینگی کئی ارمان نکلیں گے
لب معجز نما سے زندہ ہوں گے مردے عالم کے
ضیا بخش قلوب خلق ہوگا چاند نبیوں کا

جو ہے اک جلوۂ پُر نور شانِ حق اکبر کا
بنے گا طور سینا ذرّہ ذرّہ خاکِ اطہر کا
نگاہِ شوق کو دیدار ہوگا روئے انور کا
بڑا دن آنیوالا ہے مسیح ربّ اکبر کا
تو فردوس نظر ہوگا چمن گلہائے ازہر کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرستاران کعبہ دیر سے پیاسے تڑپتے تھے
ملے گا ان کو لبریز معارف جام کوثر کا

غلامان نبی خوش خوش پھریں گے کوئے جاناں میں
طواف انکو میسر آئے گا محمود کے در کا

جدھر دیکھو گے اکمل احمدی ہی احمدی ہونگے
ہر ایک لبیک گویاں منتظر فرمان داور کا

سنہ ۱۹۳۳ء

بین الاقوام مسلم ہے سیادت تیری
شان و شوکت سے مزیّن ہے خلافت تیری

نور اسلام سے پُر نور ہے عادت تیری
عفو و احسان سے معمور طبیعت تیری

حق نے اسدرجہ بڑھائی ہے وجاہت تیری
غیر مسلم کئی رکھتے ہیں ارادت تیری

بڑھ گئی حاتم دوراں سے سخاوت تیری
سبق آموز حریفاں ہے کفایت تیری

جاگزیں جبکہ دلوں میں ہے محبت تیری
شوق سے کرتے ہیں سب لوگ اطاعت تیری

استجابت کو شرف تیری دعا سے حاصل
تیر بر سینہ کو لے آتی ہے ہمت تیری

پھول جھڑتے ہیں ترے منہ سے بوقت تقریر
یار و اغیار میں مشہور فصاحت تیری

تین کو چار کیا تو نے ہی ابن موعود
جب بڑے بھائی نے کی ذوق سے بیعت تیری

نگہ لطف بھی ہے دُرّۂ فاروقی بھی
نرمی و گرمی بہم بہ ہے سیاست تیری

خدمت دین کو تیار ہیں پیر و برنا
احمدی کور سے ظاہر ہے نظامت تیری

جو مقابل پہ اٹھا بیٹھ گیا - زیر ہوا
یوں خداوند زماں کرتا ہے نصرت تیری

ٹیلیفون آتا ہے اس واسطے میں مسخرّ ہو کر
تاکہ خدمات بجالائے بسرعت تیری

شان والا سے جو آگاہ نہیں ہیں اب تک
دیکھ لیں جلسے میں آکر وہ قیادت تیری

یہ تری بندہ نوازی ہے کہ اکمل سا ضعیف
تیز گامی میں کئے جائے رفاقت تیری

سنہ ۱۹۳۴ء

نجات خلق وابستہ ہے اب ابنائے فارس سے
انہی کے سر رہیگا نازش صاحبقراں سہرا

مبارک آل احمدؐ کو مبارک کل جماعت کو
مبارک ناصر و منصور و محمود زماں سہرا

تری نسلاً بعید آنے نوید جاں فزا بخشی
مزیّن گوہر محمود سے منصور کا سہرا

یہ دور خسروی ابناء فارس کو مبارک ہو
رہے گا اب انہی کے سر نئے دستور کا سہرا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جھلک جو حسنِ دل افروز کی نظر آئی
خدا نے چاہا تو سرہنگ لشکرِ محمود
کسی کی راہ میں آنکھیں وہ خود بچھائینگے
بتوں کو بھی کلمہ ہم کبھی پڑھائینگے

سنہ ۱۹۳۵ء

میرا مال و جان سب اسلام پر قربان ہے
زندگی سادہ رہے محمود کا فرمان ہے
میرا دسترخوان درویشوں کا دسترخوان ہے
ایک ہی سالن سے کھانا احمدی ایمان ہے

سنہ ۱۹۳۶ء

غور سے سُن لو یہ ہے حُکمِ امام
سادہ کھاؤ سادہ پہنو تم تمام
اپنے چندوں سے کرو دیں کی مدد
حامی و ناصر تمہارا ہوگا اللہ الصمد

سنہ ۱۹۳۷ء

خلافت سے وابستگی رُوحِ ملّت
اسی سے بنا کرتی ہے وہ جماعت
یَدُاللہِ جسپر ہے ارشادِ نبوی
کرو جان و دل سے سب اسکی اطاعت

[illegible]
خلافت پر قرباں دل و جاں ہمارا
یہی ہے ہمارے دلوں کا سہارا
اسی پر ترقی ہے موقوف اکمل
جو اس سے ہوا دور بکھیر وہ مارا

پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار مصباح قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا	نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا
۱۲۶۶	کلثوم بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۷ء	۱۳۵۰	سکینہ بیگم صاحبہ ۔	مئی ۱۹۳۷ء
۱۲۷۰	کنٹین منیجر آرگم بارکس	جون ۱۹۳۵ء	۱۳۵۱	بابو عبدالشکور صاحب ۔	جون ۱۹۳۷ء
۱۲۷۳	ڈاکٹر عطاء محمد صاحب	جون ۱۹۳۷ء	۱۳۵۵	اہلیہ خواجہ محمد شریف صاحب	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۲۷۴	نذیر احمد صاحب	جنوری ۱۹۳۷ء	۱۳۵۶	محمد مظفر الدین صاحب ۔	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۲۷۶	میر کلیم اللہ صاحب	جولائی ۱۹۳۶ء	۱۳۵۸	اہلیہ سید غلام رسول صاحب	جولائی ۱۹۳۶ء
۱۲۸۰	بابو عطاء اللہ صاحب	اگست ۱۹۳۶ء	۱۳۵۹	لجنہ اماء اللہ پشاور ۔	جولائی ۱۹۳۶ء
۱۲۸۵	مہر النساء بیگم صاحبہ	ستمبر ۱۹۳۶ء	۱۳۶۳	محبوب النساء بیگم صاحبہ	اگست ۱۹۳۶ء
۱۲۹۷	اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب مقدم	دسمبر ۱۹۳۵ء	۱۳۶۶	محمد اکرم صاحب	اگست ۱۹۳۵ء
۱۲۹۹	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء	۱۳۶۷	اہلیہ مولوی احمد حسین صاحب	جون ۱۹۳۶ء
۱۳۰۱	قاضی شاد بخت صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۳۷۳	اللہ رکھا صاحب	اکتوبر ۱۹۳۶ء
۱۳۰۳	سرور بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۳۷۴	حمیدہ بیگم صاحبہ	ستمبر ۱۹۳۶ء
۱۳۰۵	مسعودہ بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۷ء	۱۳۷۵	چوہدری دوست محمد خان صاحب	ستمبر ۱۹۳۶ء
۱۳۰۸	اہلیہ مولوی ظہور حسین صاحب	اگست ۱۹۳۵ء	۱۳۷۶	نثار احمد صاحب	ستمبر ۱۹۳۵ء
۱۳۱۲	ڈاکٹر ملک محمد رمضان صاحب	جون ۱۹۳۷ء	۱۳۷۷	زبیدہ خاتون صاحبہ	فروری ۱۹۳۶ء
۱۳۱۶	مولوی غلام رسول صاحب	مارچ ۱۹۳۷ء	۱۳۷۸	بخانہ مرزا عبدالغنی صاحب	ستمبر ۱۹۳۵ء
۱۳۲۲	اہلیہ مرزا الطاف علی صاحب	فروری ۱۹۳۶ء	۱۳۸۳	اہلیہ مرزا محمد حسین صاحب	اکتوبر ۱۹۳۶ء
۱۳۲۳	بشارت احمد صاحب	فروری ۱۹۳۶ء	۱۳۹۱	اہلیہ منشی عبدالرحمن صاحب	مئی ۱۹۳۵ء
۱۳۲۴	اہلیہ مرزا ڈاکٹر شریف احمد صاحب	مارچ ۱۹۳۶ء	۱۳۹۳	بابو نصیر الحق صاحب ۔	اگست ۱۹۳۵ء
۱۳۲۵	غلام محی الدین صاحب	مارچ ۱۹۳۵ء	۱۳۹۴	ناصرہ بیگم صاحبہ ۔	مئی ۱۹۳۵ء
۱۳۲۷	اہلیہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۳۹۵	مختار بی بیگم صاحبہ ۔	نومبر ۱۹۳۶ء
۱۳۳۱	مسز اشتیاق علی صاحب	مارچ ۱۹۳۷ء	۱۴۰۳	ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء
۱۳۳۴	بخانہ حوالدار عبدالعزیز صاحب	مارچ ۱۹۳۷ء	۱۴۰۶	اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب	جنوری ۱۹۳۶ء
۱۳۳۶	سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ	اپریل ۱۹۳۷ء	۱۴۱۹	اہلیہ سید بشارت احمد صاحب	اپریل ۱۹۳۶ء
۱۳۴۳	اے این اے حفیظ ۔	اپریل ۱۹۳۶ء	۱۴۲۰	عائشہ بانو صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۵ء

بقیہ صفحہ ۴ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا	نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا
۱۴۲۱	اندرون خانہ شیخ نعمت اللہ صاحب	اپریل ۱۹۳۶ء	۱۵۰۲	شمس الدین فیروز الدین صاحبان	دسمبر ۱۹۳۶ء
۱۴۲۶	زہرہ بیگم صاحبہ -	مئی ۱۹۳۶ء	۱۵۰۳	چوہدری عبدالقادر صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء
۱۴۲۸	چوہدری دین محمد صاحب -	جون ۱۹۳۷ء	۱۵۰۵	مبارکہ بیگم صاحبہ -	اپریل ۱۹۳۷ء
۱۴۲۹	ناصرہ خاتون صاحبہ -	جون ۱۹۳۵ء	۱۵۰۶	بیگم صاحبہ قریشی کوٹھی نتھو خاں	جنوری ۱۹۳۷ء
۱۴۳۰	درخانہ چوہدری محمد خان صاحب	جون ۱۹۳۵ء	۱۵۱۱	بیگم دختر فضل الٰہی صاحب	اگست ۱۹۳۶ء
۱۴۳۱	ممتاز بیگم صاحبہ -	جون ۱۹۳۶ء	۱۵۱۲	مبارکہ بیگم صاحبہ -	جنوری ۱۹۳۶ء
۱۴۳۸	اے آر صوفی -	جولائی ۱۹۳۷ء	۱۵۱۴	حمیدہ خاتون صاحبہ -	مارچ ۱۹۳۶ء
۱۴۴۴	بابو رحمت اللہ خان صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء	۱۵۱۶	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	اگست ۱۹۳۶ء
۱۴۴۵	زیب معلمہ اردو گرل سکول -	جولائی ۱۹۳۵ء	۱۵۱۷	رقیہ خاتون صاحبہ -	اکتوبر ۱۹۳۵ء
۱۴۴۷	بخانہ سید احمد شاہ صاحب	اگست ۱۹۳۶ء	۱۵۱۹	محمد حسین صاحب -	مارچ ۱۹۳۷ء
۱۴۵۳	سرتاج بانو صاحبہ -	اگست ۱۹۳۷ء	۱۵۲۲	اہلیہ منشی غلام محمد صاحب	نومبر ۱۹۳۶ء
۱۴۵۸	رضیہ صادق -	اگست ۱۹۳۶ء	۱۵۲۳	رضیہ اختر صاحبہ -	جون ۱۹۳۷ء
۱۴۶۲	امۃ الوحید بیگم صاحبہ -	ستمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۲۴	میر فضل دین صاحب -	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۴۶۳	چوہدری رحمت علی خاں صاحب	ستمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۲۵	اہلیہ راجہ محمد نواز خان صاحب	جولائی ۱۹۳۶ء
۱۴۷۲	والدہ رشید احمد خاں صاحب	ستمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۲۶	اہلیہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب	اگست ۱۹۳۷ء
۱۴۷۳	بخانہ بابو محمد سعید صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۳۰	والدہ فیض اللہ صاحب -	فروری ۱۹۳۶ء
۱۴۷۶	محمد عرفان خاں صاحب	اپریل ۱۹۳۶ء	۱۵۳۲	ہمشیرہ شکور احمد صاحب	اگست ۱۹۳۷ء
۱۴۸۲	اقبال بیگم صاحبہ -	اکتوبر ۱۹۳۶ء	۱۵۳۳	نعمت بی بی صاحبہ -	ستمبر ۱۹۳۶ء
۱۴۸۳	عطاء الرحمٰن صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء		مسز اے جی یاسین صاحب	ستمبر ۱۹۳۶ء
۱۴۸۷	زینب بی بی صاحبہ -	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۳۶	محمد خاں صاحب -	اپریل ۱۹۳۶ء
۱۴۸۸	اہلیہ حافظ محمد عبداللہ صاحب	دسمبر ۱۹۳۵ء	۱۵۳۷	غلام احمد صاحب -	مارچ ۱۹۳۶ء
۱۴۸۹	ڈاکٹر لال محمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۱ء	۱۵۳۸	فاطمہ بی بی صاحبہ -	اپریل ۱۹۳۶ء
۱۴۹۶	ناصرہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۴۰	چوہدری غلام حیدر صاحب	ستمبر ۱۹۳۶ء
۱۴۹۸	مریم بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۴۱	اہلیہ صوفی محمد اسماعیل صاحب	ستمبر ۱۹۳۶ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

128

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا	نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ بقایا
۱۵۴۸	اہلیہ ڈاکٹر محمد خاں صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۸۲	اہلیہ مصائب خاں صاحب	مئی ۱۹۳۷ء
۱۵۴۹	امۃ الحی امۃ القیوم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۸۳	ہمشیر عبدالرشید صاحب	اکتوبر ۱۹۳۶ء
۱۵۵۳	مسعودہ بیگم صاحبہ	دسمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۸۵	ایم اختر الدین احمد صاحب	جون ۱۹۳۶ء
۱۵۵۵	اہلیہ سید فرزند علی شاہ صاحب	جنوری ۱۹۳۷ء	۱۵۸۶	امۃ الرحمن صاحبہ -	مئی ۱۹۳۷ء
۱۵۵۶	اہلیہ سید عنایت حسین شاہ صاحب	جولائی ۱۹۳۷ء	۱۵۸۷	سید غلام احمد صاحب -	جون ۱۹۳۶ء
۱۵۵۸	بخانہ خواجہ محمد شفیع صاحب	فروری ۱۹۳۷ء	۱۵۸۸	ج ب ام ابراہیم صاحب	مئی ۱۹۳۷ء
۱۵۵۹	چوہدری غلام علی صاحب -	مارچ ۱۹۳۶ء	۱۵۸۹	نسیم زہرہ صاحبہ -	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۵۶۰	علی قدر صاحب -	فروری ۱۹۳۷ء	۱۵۹۰	اہلیہ غلام حیدر خاں صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۱۵۶۲	عائشہ بی بی صاحبہ -	اپریل ۱۹۳۶ء	۱۵۹۱	حمیدہ بیگم صاحبہ -	اگست ۱۹۳۶ء
۱۵۶۳	اہلیہ ملک بشیر احمد صاحب	اپریل ۱۹۳۶ء	۱۵۹۲	عمر علی صاحب -	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۵۶۴	اہلیہ قریشی عبدالرحمن صاحب	مارچ ۱۹۳۷ء	۱۵۹۴	عطاء الرحمن صاحب -	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۵۶۶	رحمت بی بی صاحبہ -	ستمبر ۱۹۳۶ء	۱۵۹۶	امۃ العزیز صاحبہ -	اگست ۱۹۳۷ء
۱۵۶۷	گلزار فاطمہ صاحبہ -	مارچ ۱۹۳۷ء	۱۵۹۷	امیر بیگم صاحبہ -	اگست ۱۹۳۷ء
۱۵۷۰	اہلیہ ناظر خاں صاحب -	مئی ۱۹۳۶ء	۱۶۰۲	اظہار الدین صاحب -	اکتوبر ۱۹۳۶ء
۱۵۷۲	بھائی اصغر علی صاحب -	مئی ۱۹۳۶ء	۱۶۰۸	رحمت بی بی صاحبہ -	مئی ۱۹۳۷ء
۱۵۷۵	پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ کاٹھگڑھ	اکتوبر ۱۹۳۶ء	۱۶۰۹	حمیدہ بیگم صاحبہ -	دسمبر ۱۹۳۶ء
۱۵۷۶	سید فضل الرحمن صاحب -	اپریل ۱۹۳۷ء	۱۶۱۰	ماسٹر علی محمد صاحب	دسمبر ۱۹۳۶ء
۱۵۷۷	شیخ بشیر احمد صاحب -	مئی ۱۹۳۷ء	۱۶۱۴	شیخ عبدالحق صاحب	مئی ۱۹۳۷ء
۱۵۷۸	سعیدہ بیگم صاحبہ -	مئی ۱۹۳۶ء	۱۶۱۶	مسز زبیدہ حسین	مئی ۱۹۳۷ء
۱۵۷۹	کرم علی صاحب -	اکتوبر ۱۹۳۶ء	۱۶۲۰	امیر بیگم صاحبہ	جولائی ۱۹۳۷ء
۱۵۸۰	صادقہ بیگم صاحبہ -	مئی ۱۹۳۷ء	۱۶۲۱	اے ایف صاحبہ بخانہ سید محمد میاں صاحب	مارچ ۱۹۳۷ء
۱۵۸۱	شیخ شیر علی صاحب	مئی ۱۹۳۷ء	۱۶۲۲	اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب	مارچ ۱۹۳۷ء
			۱۶۲۹	بابو عبدالغنی صاحب	مئی ۱۹۳۷ء

مہربانی فرما کر چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں ورنہ ۱۵ ستمبر کا مصباح وی پی ہوگا۔ جس پر پانچ آنے زائد دینے پڑیں گے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیلوں چھائیوں اور بدصورتی کا یقینی علاج

لندن سے مس مارگیری کلارک

فیسرین رجسٹرڈ

کے متعلق تحریر فرماتی ہیں:"جناب من! میں نے فیسرین کے استعمال سے ایسے کیلوں کو دور کیا ہے جو ویکسن کے علاج سے بھی دور نہ ہو سکے تھے۔" (ترجمہ انگریزی چٹھی)

دیکھئے اہلِ مغرب بھی "فیسرین" کی تعریف کرتے ہیں۔

کیونکہ یہ واقعی کیلوں۔ چھائیوں۔ دھبوں۔ بدصورتی پھنسیوں۔ چہرے اور جلد کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر ہے؛

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)؛ محصول ڈاک بذمہ خریدار

نوٹ:۔ کیا فیسرین رجسٹرڈ کے سوائے کسی دوسری کریم کو لندن تک شہرت حاصل کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے؟

اہلِ قادیان ڈاکٹر فیض علی احسان علی میڈیکل ہال قادیان اور سلطان برادرس جنرل مرچنٹ سے خریدیں؛

عورتوں کی تندرستی کی محافظ

یوٹرون رجسٹرڈ R.g.d.

طبقۂ نسواں کی خاص بیماریوں کا واحد علاج ہے

یہ ایامِ ماہواری کی خرابیوں کو مثلاً کمی خون حیض زیادتی حیض بندشِ حیض حیض کا درد یا تکلیف سے آنا سیلان۔ رطوبت ہسٹیریا یا باؤ گولہ۔ درد سر۔ درد کمر۔ درد پیڑو وغیرہ کا شرطیہ علاج ہے؛

یوٹرون رجسٹرڈ مستورات کے لئے بہترین مقوی ٹانک ہے۔ اور بے اولاد بیبیوں کو بااولاد کرنے میں اکسیر سے کم نہیں۔ خوراک قلیل خوش ذائقہ شیریں۔ قیمت دو روپیہ (عگر)

محصول ڈاک بذمہ خریدار

وی پی یا پارسل منگوانے کا پتہ:۔

فیسرین فارمیسی مکتسر ضلع فیروزپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکورائن

دُبلی۔ پتلی۔ کمزور بہنیں لیکورائن کے استعمال سے مضبوط اور طاقتور ہو جاتی ہیں۔ میری پیاری بہنوں کو اگر سیلان الرحم کی بیماری نے کمزور کر دیا ہو۔ سفید اور زرد رنگ کی رطوبت خارج ہوتی ہو۔ سر درد رہتا ہو۔ چکر آتے ہوں دھواں سا نکلکر دماغ کیطرف جاتا ہو۔ قوت ہاضمہ خراب ہو۔ سانس پھولتا ہو آنکھوں پر بوجھ رہتا ہو۔ چہرہ زرد اور کملایا ہوا رہتا ہو۔ تھوڑا سا کام کرنے سے تھک جاتی ہوں تو لیکورائن کا استعمال بہت مفید ہوگا۔ ایک ماہ کی پوری خوراک کی قیمت -/۱/۲ (عگر)

شاہی سنون اکبر

اس کا پورا نسخہ مصباح کے دو تین اخبارات میں درج ہو چکا ہے۔ یہ بیمار دانتوں اور خراب مسوڑوں کیلئے آب حیات سے کم نہیں۔ دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ پائیوریا کے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے۔ درد دانت۔ بودار رطوبت کو زائل کرتا ہے۔ دانت سفید اور موتی کیطرح چمک جاتے ہیں۔ ہر تندرست بہن اس سنون کو استعمال کرکے اپنے دانتوں کی حفاظت کر سکتی ہے۔ شیشی کلاں ۱۲ر خورد ۱۰ر جو دو ماہ اور ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ اہل النساء بیگم احمدی حکیم حاذق معرفت یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔